(stamp)

منگل
23 مئی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 16
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 113 منگل-23 ذوالحجہ -1415ھ '23 ہجرت 1374ھش '23 مئی 1995ء

### تمام نیکیوں کا ایک بھاری ذریعہ آخرت پر ایمان بھی ہے

تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں میں گیا گزرا ہوا۔ اس لئے آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سب سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۲۰ صلح ۱۳۷۴ ہجری شمسی (۲۰ جنوری ۱۹۹۵ء) بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

---

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔

"آج کے خطبے میں وہی مضمون جاری ہے جو پہلے چند خطبوں سے جاری ہے لیکن اس سے پہلے میں ایک حدیث کے الفاظ کی صحت کے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو حدیث میں نے پڑھی تھی جس پر گزشتہ جمعہ خطبے کی بناء تھی تین طرح کی روایتیں اس میں ملتی ہیں ایک روایت جو میں نے بیان کی اس میں (علیٰ) "لفظ کہا گیا حالانکہ "علیٰ" نہیں تھا الفاظ ہیں " لاتمم مکارم الاخلاق الاخلاق" اگرچہ مضمون بعینہٖ وہی رہتا ہے اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں پڑتا یعنی وہاں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اخلاق کی تحسین کا کام شروع کیا جو پہلے ہی مکارم تھے اور مکارم سے اس بات کا آغاز کیا اور ان کے اتمام کی طرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاک نمونے سے ایک سفر شروع ہوتا ہے لیکن اس سفر کا آغاز مکارم اخلاق ہی ہے۔

مکارم دراصل کریم کی ایک جمع ہے اور کہتے ہیں جو کسی قوم کا معزز ہو تو سب اخلاق ہی اچھے ہوتے ہیں مگر اخلاق میں سے بھی بعض اخلاق بڑے معزز اخلاق ہوتے ہیں تو ان معزز اخلاق سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سفر شروع ہوتا ہے جہاں پہلے لوگوں کے سفر ختم ہو جایا کرتے تھے۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ بھی ایک اچھا مضمون ہے لیکن اس سے بھی اگلا قدم ہے کہ وہ پہلے خوباں' وہ اچھے لوگ' وہ محبوب لوگ جو پہلے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھا گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے کہ میں ان کو اتمام تک پہنچا دوں۔ ان میں کرم کے لحاظ سے 'اعلیٰ اخلاقی کردار کے لحاظ سے جو جو کمی رہ گئی ہے میں اس کو پورا کر دوں۔ تو مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے بھی یہی باتیں میں مختلف حوالوں سے کہہ چکا ہوں لیکن الفاظ کی درستی ضروری تھی "بعثت علیٰ مکارم الاخلاق" کے لفظ نہیں ہیں۔ "بعثتُ لاتمم مکارم الاخلاق" ہے۔

ایک حدیث میں "حسن الاخلاق" کا ذکر بھی ملتا ہے اور ایک روایت میں "صالح الاخلاق" کا ذکر بھی ملتا ہے مگر سب سے زیادہ پختہ روایت وہی ہے جو عام طور پر شہرت پا گئی ہے۔ یعنی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی تھی یہ عموماً نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہے مگر میں کسی نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا نہیں ہوا مگر اس آیت کے حوالے سے وہ سارے جن کے نکاح ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ جن کے نکاحوں کے نتیجے میں اولاد جاری ہو چکی ہے وہ سب میرے مخاطب ہیں لیکن اس مضمون سے پہلے بنگلہ دیش کے اکہترویں جلسہ سالانہ کے آغاز کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت ۴۔ بخشی بازار' ڈھاکہ میں اپنے اکہترویں جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھی ہوئی ہے اور ان کی خواہش ہے کہ ان کو مخاطب کر کے میں چند لفظوں کہوں۔ تو میں تمام دنیا کی عالمگیر جماعتوں کی طرف سے ان کو محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں اور اس جلسے کے مبارک ہونے اور برکتوں کے لمبا چلنے کے لئے دعا دیتا ہوں۔ اللہ کرے کہ ہر پہلو سے یہ جلسہ کامیاب ہو۔ ان کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ چھوٹی جماعت ہے لیکن اس کے باوجود بڑی باہمت جماعت ہے۔ بہت مخلص اور قربانی کے لئے ہمیشہ ہر وقت تیار۔ اس لئے سب عالمگیر جماعتوں کی دعائیں ان کو ضرور پہنچتی رہنی چاہئیں۔

یہ آیت جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس کا تعلق صرف کسی ایک نکاح سے نہیں بلکہ ایک جاری مضمون ہے جو (-) تمام دنیا کے انسانوں سے گہرا تعلق رکھتا ہے ایک ایسا بنیادی اصول ہے جس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ اس کا لفظی یا کچھ بامحاورہ ترجمہ تو یوں بنے گا کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (-) اور ہر جان اس بات کی نگرانی کرے کہ وہ آگے کیا بھیج رہی ہے' کل کے لئے آگے کیا بھیج رہی ہے (-) پھر ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہ جو تم اعمال بجالاتے ہو ان سے واقف ہے' ان سے خوب باخبر ہے۔

یہ مضمون کئی دفعہ بیان ہوا ہے لیکن ہر دفعہ بار بار بیان کرنے کا محتاج ہے کیونکہ اس کا قوموں کے عروج اور ان کے تنزل سے یعنی ان کی اخلاقی قدروں کے عروج اور تنزل سے بہت گہرا تعلق ہے۔ فرمایا ہے تم اس بات کے نگران ہو اور ذمہ دار ہو کہ اپنے بعد پیچھے کیا چھوڑ جاؤ گے۔ کل سے مراد آنے والا کل جو اس دنیا کا کل بھی ہے اور اس دنیا کا کل بھی ہے جو مرنے کے بعد ہم دیکھیں گے۔ (-) اس زمین کا بھی احاطہ کیا ہوا ہے اور اگلی دنیا کا بھی احاطہ کیا ہوا ہے اور ان اعمال

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|


کا اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی اور مستقبل میں یہ تعلق قائم رہے گا جو آج ہم اعمال کر رہے ہیں اور ہم سے وہ اعمال رونما ہو رہے ہیں۔ تو ہمارے آج کے اعمال کتنا لمبا اثر دکھائیں گے اور کتنا لمبا اور دیرپا اثر ان کا آئندہ جاری اور ساری رہے گا۔ اس دنیا میں بھی ہماری نسلیں اس اثر کو دیکھیں گی اور آنے والی دنیا میں بھی ہم خود اور ہماری نسلیں اس اثر کو دیکھیں گی۔

اسی لئے بعد میں متنبہ فرمایا (-) اللہ کو خبر ہے بعض دفعہ تمیں خبر نہیں ہوتی کہ تمہارے اعمال کے کیا اثرات مترتب ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد اگلا پہلو دوسری آیت میں یوں بیان ہوا۔ (-) یہ دراصل نئی بات نہیں ہے بلکہ اس کا ایک اور پہلو ہے' اسی مضمون کا جو پہلے بیان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو خدا کو بھلا دیتے ہیں (-) تو یہ ان کا خدا کو بھلانا دراصل ان کے اپنے نفس کو بھلانے کے مترادف ٹھہرتا ہے' اللہ ان کو خود اپنے حال سے بے خبر کر دیتا ہے۔ یہاں (-) خود ان کی اپنی ذات شامل ہے اور وہ بچے جن کے وہ نگران ہیں' وہ نسلیں جن کو وہ آگے بھیج رہے ہیں یہ سب (-) داخل ہیں اور قرآن سے یہ محاورہ ثابت ہے یہاں صرف ان کی ذات نہیں بلکہ ان کی اولادیں' ان کی آگے آنے والی نسلیں سب (-) شامل ہیں تو یہ بات ہمیں سمجھائی گئی کہ آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے اپنے حال سے باخبر رہنا اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو خدا تمہیں گویا تمہاری اپنی نسلوں کو بھلا دینے کا مرتکب کر دے گا یعنی نتیجہ یہ وہ نکالے گا جیسے تم نے عملاً خود جان بوجھ کر اپنی نسلوں کو بھلا دیا ہے اور ان کے مفادات سے غافل ہو گئے اور بے خبر ہو گئے۔

یہ مضمون ہے جس کا تعلق ہر نسل کے جوڑ سے ہے اور اس کے راز کو اگر انسان سمجھ جائے تو آئندہ نسلوں کی تربیت کا راز پا لے گا۔ مغربی دنیا میں خصوصیت سے یہ آواز بار بار اٹھتی ہے کہ ہمارے بچوں کا کیا بنے گا۔ بعض لوگ اپنے بچوں کے متعلق اس وقت بتاتے ہیں جبکہ بات میں دیر ہو چکی ہوتی ہے' جب معاملہ حد استطاعت سے آگے نکل چکا ہوتا ہے اور عجیب سی بات دکھائی دیتی ہے کہ ماں باپ تو دین پر قائم دکھائی دیتے ہیں ان کے دل میں خواہش بھی ہے کہ نیک رہیں لیکن بچے وہ جن کی آنکھوں سے دین کا تعلق کلیتہ "مٹ چکا ہوتا ہے وہ اجنبی آنکھیں بن جاتی ہیں۔ ان کے سامنے وہ بڑے ہو رہے ہیں ان کا رہن سہن' طرز بود و باش' ان کی دلچسپیاں بالکل مختلف دائروں سے تعلق رکھتے ہیں یعنی کسی کے گھر میں کوئی اور بچہ پیدا ہو جائے جیسے یعنی جانوروں میں تو یہ دکھائی نہیں دیتا مگر اگر مرغی کے بچوں میں بطخ کا انڈہ رکھ دو تو ویسا ہی منظر پیدا ہو گا کہ باقی چوزے مرغی کے چوزے نظر آئیں گے اور ایک بیچ میں بطخ کا چوزہ بھی آجائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے جو تربیت کا مضمون ہمیں سمجھایا ہے اس کا یہی نظارہ سامنے آتا ہے کہ اگر تم نے خدا کو بھلا دیا تو پھر تمہاری نسل تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور یوں محسوس ہو گا گویا تم نے خود اپنی نسل کو بھلا دیا ہے۔ ایسے لوگوں کا جب میں نے جائزہ لیا اور ایک لمبے عرصے سے مجھے اس میں دلچسپی ہے یعنی (امامت) کی ذمہ داریاں تو چند سال سے ہیں لیکن جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس مضمون میں مجھے ہمیشہ دلچسپی رہی کہ بعض نیک لوگوں کے ہاں ایسے بچے کیوں نکل آتے ہیں جو ان کے مزاج کے برعکس مزاج لے کر پلتے ہیں اور ان کی دلچسپیوں کو چھوڑ کر الگ دلچسپیوں میں متوجہ رہتے ہیں' ان کے دائرے بدل جاتے ہیں جیسے چوزوں کے اندر کوئی بطخ کا بچہ آجائے۔ وہ Ugly Duckling ہوتے ہیں۔ ویسے عجیب و غریب مناظر بھی آپ کو دکھائی دیتے ہیں ہم نے کئی دفعہ دیکھا خود بھی بعض عورتیں مرغی کے انڈوں کے ساتھ مختلف انڈے رکھنے کے شوق رکھتی ہیں اور دیہات میں نظر آتے تھے ایسے واقعات کسی پرندے کا انڈا اٹھا لیا کسی بطخ کا انڈا اٹھا لیا تو جو مخلوق پیدا ہوتی ہے وہ عجیب و غریب سی مخلوق اٹھ رہی ہوتی ہے۔

انسانی زندگی میں واقعتہ" ایسے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے یہ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں اس آیت کی تشریح میں۔ وجہ یہ ہے کہ دراصل بچپن ہی سے جب ماں باپ ان بچوں کی دلچسپیوں کے رخ بدلتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خود ان سے مرعوب ہوتے ہیں اور اس بات کا حوصلہ نہیں رکھتے' اعتماد نہیں رکھتے کہ اپنے بچوں کو بتائیں کہ یہ تمہارے رجحانات غلط ہیں' یہ گندی ہیں اور اعلیٰ اقدار سے ہٹ کر تم گھٹیا چیزوں کو اپنا رہے ہو۔ ان کے اندر دل پر ان باتوں کا رعب موجود ہوتا ہے گویا کہ خود وہ بے اختیار طور پر خدا کے رستوں پر چلتے رہے یعنی ان کے ماں باپ نے ان کو ڈال دیا مگر دل کی گہرائی میں ان رستوں کی اتنی قدر و قیمت نہیں جتنی باہر کی دنیا کے اطوار کی قدر و قیمت ان کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے۔ خود تو وہ رستہ نہیں بدل سکتے مگر جب اولاد کو اٹھتا ہوا دیکھتے ہیں ان رستوں پر تو اس سے مرعوب ہوتے ہیں۔ ان کو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ اپنے بچے کو کہیں یہ تم نے کس قسم کے پاجامے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ تم نے کس قسم کے گلوں میں ہار ڈال لئے ہیں۔ بالوں کا رخ کیا بنا رہے ہو۔ پاگل ہو گئے ہو۔ یہ کیسی بدذوقی کی باتیں ہیں جو تم کر رہے ہو' یہ کہنے کی ان کو ہمت ہی نہیں ہوتی۔ آنکھوں کے سامنے لڑکیاں اپنے پر پرزے نکال رہی ہیں۔ وہ تنگ جینز پہن رہی ہیں' بالوں کے حلیے بگاڑ رہی ہیں اور اپنی مرضی سے جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں اور ماں باپ کو یہ حوصلہ نہیں کہ ان کو سمجھا سکیں۔ دراصل وہ پہلے خدا کو بھلا بیٹھے ہیں اگر انہوں نے خدا کو نہ بھلایا ہوتا تو ناممکن تھا کہ اس قسم کے بچوں کو اپنے گھر میں بے روک ٹوک پلنے دیں۔ لیکن چونکہ بنیادی طور پر ان کے ماں باپ نے تربیت ایسی کی ہوئی ہے کہ خود مذہب کی کھلم کھلا بغاوت نہیں کر سکتے اس لئے وہ مذہب رکھتے ہوئے بھی اپنے بچوں کو لامذہب بنانے میں مددگار بن جاتے ہیں اور یہ نسل ایسی ہے جو گویا اس کا مصداق بن جاتی ہے (-)

ایسے بہت سے نظارے ہم نے دیکھے اور اب بھی دیکھتے ہیں۔ بعض دفعہ ماں باپ کی طرف سے اطلاع ملتی ہے کہ آپ کو تکلیف تو بہت ہو گی مگر میں مجبور ہوں بے اختیار ہوں میری بیٹی نے عیسائی سے شادی کر لی ہے' میری بیٹی فلاں شخص کے ساتھ آمادہ ہو گئی ہے' کوئی سکھ کے پاس جا رہی ہے' کوئی ہندو کے پاس چلی گئی ہے' یہ واقعات جماعت کے تعلق میں بہت شاذ ہیں۔ لیکن شاذ ہونے کے باوجود چونکہ ایک سفید چادر کے داغ ہیں اس لئے نظروں کو بہت تکلیف دیتے ہیں۔ ایک ایسی چادر کے داغ ہیں جس پر عموماً یہ دھبے دکھائی دیتے نہیں ہیں۔ اور اس کے بعد ان کے ماں باپ کا یہ لکھنا یا پیغام بھیجنا کہ ہم بے بس ہیں اور بے اختیار ہیں' ہمارا کوئی قصور نہیں' ہمیں معاف کیا جائے۔ ان کو میں لکھتا ہوں کہ معافی مجھ سے کیا مانگتے ہو یہ تو اللہ سے معافی مانگنے والی باتیں ہیں۔ جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے جو لوگ تم سے الگ ہو گئے وہ اپنے ذمہ دار ہیں ان کی سزا تمہیں نہیں ملے گی لیکن قانون قدرت جو تمہیں سزا دے گا اس کی معافی خدا سے مانگو۔ اس میں میں بالکل بے اختیار اور بے بس ہوں' مجھ میں طاقت ہی نہیں کہ میں تمہیں معاف کر سکوں اور یہ وہ نظام ہے جو سزا کا نظام ایک جاری نظام ہے۔ ایسے موقع پر بہت دیر کے بعد ان ماں باپ کو سمجھ آتی ہے کہ ہم نے شروع میں خدا کو بھلائے رکھا تھا کیونکہ یہ ایسے بچے ایک دن میں نہیں بنا کرتے۔ اچانک مرغی کے انڈوں سے بطخ کے بچے نہیں نکلا کرتے وہ شروع ہی سے ان کی پیدائش کے آغاز ہی سے کچھ باتیں ان کے اندر ایسی داخل ہو جاتی ہیں جو ان کا کیریکٹر ہیں اور کیریکٹر اچانک نہیں بنتا۔ یہ ایک لمبا نفسیاتی مضمون ہے لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ جو ماں باپ دونوں اللہ سے محبت رکھتے ہوں وہ اپنے بچے کے آغاز ہی سے ان کی ایسی حرکتوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں جو ان کو خدا سے دور لے جانے والی ہیں اور وہ وقت جبکہ وہ اثر قبول کرتے ہیں اس وقت وہ اپنی ساری طاقت استعمال کر لیتے ہیں' دعائیں کرتے ہیں' سمجھاتے ہیں' ان کے تعلق ایسے لوگوں سے بناتے ہیں جن کے نتیجے میں وہ خود بخود محفوظ ہونے لگتے ہیں۔ یعنی ماحول ان کی حفاظت کرتا ہے تو ایسے بچوں کو پھر کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

پس یہ خیال غلط ہے کہ اچانک واقعہ ہوا ہے۔ یہ تربیتی کمزوریاں پہلے ماں باپ کے دل پیدا ہوتی ہیں اور وہ ان سے غافل رہتے ہیں تو (-) دونوں معنے صادق آتے ہیں کہ خدا ان کو اپنے نفس کے حالات سے بھی غافل کر دیتا ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ اندرونی طور پر ہم کیا چاہ رہے ہیں۔ ایسے بچے اگر نظام جماعت سے تعلق نہ رکھیں تو بہت دفعہ دیکھا ہے کہ ایسے ماں باپ ہیں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایسے بچے عموماً اگر لڑکے ہیں مثلاً ان کی آپ تاریخ کا مطالعہ کریں' یعنی ان کے گذشتہ حالات کا آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ بچپن ہی سے نہ کبھی اطفال کے کاموں میں' نہ خدام کے کاموں میں' نہ (بیت الذکر) میں آنے جانے کا ان کا تعلق قائم ہوا اور ماں باپ نے دیکھا ہے پرواہ نہیں کی۔ اس بات پر خوش رہتے ہیں کہ انہوں نے یونیورسٹی میں بہت اچھے نمبر لئے ہیں یا سکول میں غیر معمولی نمبروں پہ کامیاب ہوئے ہیں اور اسی فخر میں رہتے ہیں اور ان کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ان سے بڑی چیز ان کے گھر میں پیدا ہوئی ہے' یہ رعب ہے اصل میں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس کے لئے ایک ایسی دعا سکھائی ہے کہ میری تو روح وجد میں آجاتی ہے جب میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ مصرعہ پڑھتا ہوں اپنی اولاد کے حق میں ؎

نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال

کہ اے اللہ رعب دجال کو ان کے گھر کے پاس نہ پھٹکنے دینا۔ کیونکہ رعب پہلے آتا ہے پھر انسان دشمن کا ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ پہلے ایک نفسیاتی رعب پیدا ہوتا ہے۔ جس کے دل میں دنیاداریوں کا مغربیت کی اقدار کا یا دوسری لامذہب اقدار کا رعب چھا جائے وہ اپنی اولاد کی تربیت کا اہل نہیں رہتا' اس اولاد سے بچپن ہی مرعوب رہتا ہے۔

کئی دفعہ ایسا ہوا میرے پاس ملاقات کے لئے خاندان آیا اور ایک لڑکے نے سنہری زنجیر پہنی ہوئی تھی' ایک کان میں بندا تھا اور بال بڑھائے یا ایک لڑکی نے دوسرے رخ اختیار کئے ہوئے تو میں نے اس کو پیار سے سمجھایا۔ میں نے کہا تم نے یہ کیا شروع کیا ہوا ہے کام۔ اب مشکل نہیں تھا مجھ پہ چونکہ رعب نہیں تھا اس لئے میں نے پورے اعتماد سے اس سے بات کی اور اس کو بتایا کہ یہ تو بہت ہی بچوں والی باتیں کر رہے ہو تم۔ تم سے توقع نہیں ہے آنکھیں بند کر کے ایک قوم کی نقل کر رہے ہو اس میں کوئی بھی حکمت نہیں ہے جاہلانہ بات ہے اور بعضوں نے اسی وقت اتار کے وہ پھینک دیا۔ ایک بچے نے زنجیر اتاری توڑ کر پھینک دی اس نے کہا مجھے کوئی تعلق نہیں اس زنجیر

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اور ماں باپ سامنے دیکھ رہے تھے ان کو کیوں خیال پہلے نہیں آیا اس لئے کہ خود مرعوب تھے۔ عورتوں کی طرح بڑھے ہوئے بال' جب میں نے بتایا یہ تو طریق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے' تمہیں مرد پیدا کیا ہے' مردوں والے اخلاق سیکھو اور کر کیا رہے ہو' غور تو کرو۔ تم نقلیں مار رہے ہو ان کی اور تم بڑے مرعوب ہو گئے ہو۔ تم نے بچپن میں دیکھا ہے ان لوگوں کو کبھی ٹیلی ویژن میں کبھی گلیوں میں اور تم سمجھتے ہو کہ بہت زبردست لوگ ہیں اس طرح بال بڑھا لئے اس طرح گتیں بنالیں اور بڑے رعب سے پھر رہے ہیں تو مرعوب ہوئے ہو اور ان کی نقلیں شروع کر دی ہیں۔ اب یہ بات ایسی ہے کہ ایک دفعہ بھی مجھے مایوسی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا ہمیشہ بچوں نے اچھی Response دکھائی ہے بعض دفعہ دوبارہ ملنے آئے ہیں صحیح بال بنوا کر اچھے بھلے معقول بچے بیچ میں سے نکل آئے۔

تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ رعب ہے جو مارتا ہے اور دنیا میں بہت سے لوگ مرعوب رہ کر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں لیکن ان کا رعب دکھائی نہیں دیتا وہ خود اس رعب سے ناواقف رہتے ہیں جو ان کے اندر ان کی اقدار پر قبضہ کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اللہ کو نہ بھلانا۔ نتیجہ یہ نکلے گا (-) ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا خدا ان کو اپنے نفوس کو بھلا دیتا ہے۔ تو ایک ترجمہ تو اس کا ہے کہ وہ بچے جن کو وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں جو ان کا کل بنائیں گے' ان بچوں کے مفادات سے ان کو غافل کر دیتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ یہ جو غافل کرنا ہے یہ پہلے خود اپنے حال سے غافل ہوتے ہیں تب وہ بچوں کے حال سے ناواقف ہوتے ہیں۔ تو وہ آیت دونوں جگہ اپنا عمل دکھا رہی ہے۔ اور حقیقت میں اگر (-) غیر مذہبی اقدار کی فضا میں آپ نے پلنا ہے اور اپنے بچوں کو پالنا ہے تو ایک اس کا نکتہ یہ ہے کہ اللہ کو یاد رکھیں اور غیر اللہ کا رعب دل میں نہ آنے دیں۔ رعب ہے اگر آگیا تو پھر آپ مارے گئے پھر آپ کی اولاد آپ کے ہاتھوں سے نکل جائے گی۔ کسی قیمت پر آپ اس کو سنبھال نہیں سکیں گے۔ لیکن اگر اللہ کی یاد غالب ہے تو دل ایک خاص نشے کی حالت میں رہتا ہے اس یاد سے متصادم چیزیں نظر کو بری لگتی ہیں اور از خود دل وہ فیصلے کرتا ہے جو بچوں کی حفاظت کے لئے مناسب اور ضروری ہیں۔ کیونکہ اللہ سے پیار غیر اللہ کے مقابل پر ایک قسم کی الرجی پیدا کر دیتا ہے۔ وہ اچھا نہیں لگتا دل کو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے غیر اللہ کی حرکتیں دیکھ کر۔ اور غیر اللہ کی حرکتیں بے شمار ہیں کوئی ایک نام ان کا نہیں رکھا جا سکتا۔ لیکن انسان کا شعور اس کو ضرور بتا دیتا ہے کہ یہ اللہ والوں کی ادائیں ہیں یہ غیر اللہ والوں کی ادائیں ہیں ان میں فرق بڑا نمایاں ہے۔

پس اس پہلو سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں۔ یہ ساری چیزیں بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔ میں نے آپ کو بارہا مثالیں دی ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء) کی جو اصل شان تھی' جو نور ان میں چمکتا تھا جس نور سے وہ رستہ دیکھتے تھے اور رستہ دکھاتے تھے وہ یہی اللہ کا رعب تھا۔ غیر اللہ کا کوئی رعب ان کے اوپر اثر انداز نہیں تھا۔ سادہ کپڑوں میں' پھٹی پرانی جوتیوں میں' ایسے لباس میں جس کے اندر قمیص کا شلوار سے جوڑ نہیں' کوٹ کا اندر کے کپڑوں سے جوڑ نہیں' جرابیں اور رنگ کی اور سوٹ اور رنگ کے پہنے ہوئے' کبھی سوٹ بھی پہن لیتے تھے کبھی سادہ عام تہبند باندھ کے پھرتے تھے لیکن یہ نظر آتا تھا کہ لباس ان پر اثر انداز نہیں ہو رہا جو لباس پہنتے ہیں اس پر وہ اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ مجنوں سے دشت کو رونق تھی۔ دشت مجنوں پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا پس جو بھی وہ لباس پہنتے تھے اس لباس میں اچھے لگتے تھے اور لباس ان سے رونق پاتا تھا اور عزت پاتا تھا۔ یہ وہ رعب ہے جو خدا کا رعب ہے اگر یہ قائم رہے تو غیر اللہ کا رعب پھٹک نہیں سکتا پاس۔ پس ان (رفقاء) کی جو شان ہم نے بچپن میں دیکھی اور ہمیشہ

کے لئے دلوں پر نقش ہو گئی وہ یہی شان تھی کہ وہ غیر اللہ سے بے نیاز پھرا کرتے تھے گویا وجود ہی کوئی نہیں ہے۔ اور اس ذات میں مگن۔ اس خیال میں مگن ان کی نسلوں کی اچھی تربیت ہوئی مگر بعض اوقات استثناء وہاں بھی دکھائی دیئے۔ وہ استثناء بھی بعض بنیادی تعلیمات سے غافل ہونے کے نتیجے میں پیدا ہوئے۔ بعض دفعہ ایک نیک آدمی نیکی میں اتنا انہماک کر لیتا ہے کہ وہ دوسرے حقوق ادا نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں ایسا کئی مرتبہ ہوا کہ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو ساری عمر اب روزے رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ ایک نے کہا کہ میں اتنی نمازیں پڑھا کروں گا ساری رات جاگا کروں گا وغیرہ وغیرہ۔ ہر موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان کو منع فرمایا اور کہا کہ تم زبردستی خدا کو خوش نہیں کر سکتے' تم اپنا نقصان اٹھاؤ گے' خود اپنا نقصان کرو گے۔ اور فرمایا تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق ہے ان کا بھی خیال کرو۔ ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض لوگوں کی آپس میں دوستی تھی اور جب وہ ایک موقع پر کھانے پر گئے تو بیوی کو بہت برے حال میں دیکھا تو ان صاحب نے حضرت سلمانؓ فارسی کے متعلق روایت ہے انہوں نے پوچھا بیوی سے کیا بات ہے تم' تمہارا خاوند ہے اس برے حال میں کیوں ہو۔ اس نے کہا میرا خاوند جیسا ہوا ویسا نہ ہوا اس کو تو میری ذات میں کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ تو خدا کا ایسا ہو چکا ہے کہ بندوں کی کوئی ہوش ہی نہیں۔ پھر ایک لمبی حدیث ہے میں آپ کو سناؤں گا بعد میں۔ آخر کار حضرت سلمانؓ نے اس کو سمجھایا اور کہا یوں نہیں ہو گا تمہیں خدا کا حق بھی دینا ہے اور بندے کا حق بھی دینا ہے اور اگر نہیں دو گے تو نقصان اٹھاؤ گے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ پیش ہوا تو آپؐ نے پوری طرح اس کو صاد کیا حضرت سلمانؓ فارسی کی اس نصیحت کو' اور فرمایا بالکل ٹھیک کیا ہے۔

اب ایسے بزرگ بھی ہم نے دیکھے تھے جو اس معاملے میں' دین کے معاملے میں ایسے منہمک ہو چکے تھے کہ ان کو اپنے بچوں کی ہوش ہی نہیں تھی۔ نتیجۃً بعض دفعہ عضوں کی بیویوں کی کمزوریاں ہوئیں' بعض ہم لوگ جانتے ہیں کہ ایسے خاندانوں سے آئی ہوئی تھیں جن میں احمدیت کا اثر گہرا نہیں تھا اور بعض لاہوری مزاج لوگوں کے زیر تربیت تھیں یا ان کے زیر اثر تھیں تو ان کی اولادوں کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن بنیادی طور پر ایک کمزوری ان کی اپنی بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اس نصیحت کو پیش نظر نہیں رکھا کہ اپنے گھر سے تعلق رکھنا' اپنے گھر کے حقوق ادا کرنا یہ دین کا حصہ ہے' اس کو دین سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ایسے بہت کم استثناء ہیں۔ اکثر وہ لوگ ہیں جن کے بچوں نے اگر عارضی طور پر کچھ عرصہ دین سے بے رغبتی کے نمونے دکھائے بھی تو بلا استثناء پھر وہ لوٹ کر آخر دین ہی میں پہنچے اور سب کے انجام نیک ہوئے۔ بعض شرارتی بھی تھے بعض ٹوٹی بھی کہلاتے تھے کئی قسم کی حرکتیں کیا کرتے تھے' جوانی کے اثرات بھی تو ہوتے ہیں لیکن انجام کار بہت صالح' بہت بزرگ' بہت خدا کے دین کی خدمت کرنے والے بننے کے بعد پھر ان کی وفات واقع ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ دعائیں قبول کیں کہ جب تک ہمیں نیک لوگوں میں شامل نہ فرما ہمیں مارنا نہیں۔ اور یہ دعا بعض دفعہ انسان خود اپنے لئے مانگتا ہے تو پوری ہوتی ہے بعض دفعہ اس کے ماں باپ نے اس کے لئے مانگی ہوتی ہے۔

تو دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ وہ دعائیں بھی ہیں جو بعض دفعہ دور جاتے ہوئے بچوں کو واپس کھینچ لاتی ہیں۔ ایسے رسوں سے وہ جکڑے جاتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتے۔ اور قرآن کریم نے جو آسمان کے نظام کے استقرار کا ذکر فرمایا ہے اس میں ایسے ہی رسوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایسے ستونوں سے ہم نے ان کو باندھ رکھا ہے یا ان ستونوں پر قائم رکھا ہے تم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ تو یہ الٰہی نظام ہے جس میں پاک لوگوں کی اولادوں کو بھی خدا بالآخر ایسے رسوں سے جکڑ دیتا ہے کہ اپنے مدار سے باہر نکل نہیں سکتے اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں بہت دور تک یہ اپنا کام دکھاتے ہیں۔ پس اگر وقتی طور پر کسی سے غلطی ہو بھی جائے اور وہ بعض باتوں میں جان کر یا غفلت یا لاعلمی کے نتیجے میں اپنی اولاد کے مفادات کے تقاضے نہ پورے کر سکے تو دعائیں اس کا سہارا بن جاتی ہیں اور دعاؤں کے نتیجے میں پھر ایسے بچے ایک حد سے آگے بدکنے کی توفیق نہیں پاتے۔ کیوں؟ وہ رسے وہ ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں رہے مگر موجود ہیں اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک موقع پر اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا۔ آپ سے ایک شکایت کی گئی کہ ایک شخص ہے جو اپنی اولاد پر تربیت کے معاملے میں بہت سختی کرتا ہے' ناواجب سزائیں دیتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اتنا اس پر ناراض ہوئے کہ شاذ کے طور پر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو ایسے غصے کی حالت میں دیکھا گیا ہے آپ نے فرمایا وہ شرک کرتا ہے۔ اس کے اختیار میں ہے تربیت کرنا۔ ؟ یعنی جہاں تربیت سے غفلت ہو وہ بھی گناہ ہے لیکن تربیت کو اپنے ہاتھ میں سمجھ لینا چاہے ڈنڈے کے زور سے کی جائے یہ بھی ناجائز اور یہ بھی شرک کے مترادف ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہئے کہ دعا کرے یعنی اگر تربیت کے بعد جو مناسب حقوق ہیں تربیت کے وہ ادا کرنے کے بعد پھر بھی کچھ کمی رہ جاتی ہے تو وہ خدا نہیں ہے پھر دعا کرے اور پھر دیکھے کہ دعا اثر دکھائے گی۔ پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے کبھی بھی اپنی تربیت پر بناء نہیں کی اس کثرت سے دعائیں کی ہیں بلکہ پیدائش سے بھی پہلے دعائیں شروع کر دیں کہ ان کے نتیجے میں جو کمیاں رہ گئی تھیں اللہ خود پوری کرتا رہا ہے۔ بہت سے ایسے ابتلاء کے دور آئے ہوں گے کئی قسم کے ایسے صدمے پہنچے ہوں گے جو دین پر بھی بد اثر ڈالتے ہیں مگر خدا نے بچایا ہے اس لئے کہ آپ کی اولاد آپ کی دعاؤں کے حصار میں رہی ہے۔ جیسے قلعہ کی فصیلیں ہوتی ہیں وہ اندر رہنے والوں کو بچاتی ہیں اس طرح دعائیں بھی بعض دفعہ قلعہ کی دیواریں بن جایا کرتی ہیں اور وہ بھی وہی دیواریں ہیں جو دکھائی نہیں دیتیں آنکھوں سے' لیکن ان کے اثرات ہم نے دیکھے ہیں۔ جو چیزیں آنکھ سے دکھائی نہیں دیتیں ان کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ وہ ہیں نہیں' یہ پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ آج کل تو واقعۃً سائنس ایسی چیزیں دریافت کر چکی ہے کہ جو نہ دکھنے والی چیزیں ہیں ان میں بہت زیادہ طاقتور چیزیں بند کی جا سکتی ہیں۔ Magnatic Fields کے اندر ایسے Crucibles بنائے گئے ہیں یعنی جن میں بہت زیادہ گرمی پیدا کر کے بعض دھاتوں کو پگھلایا جاتا ہے کہ جن کو عام جو برتن ہیں مادہ چیزوں کے وہ ان کو سنبھال ہی نہیں سکتے۔ ان کی گرمی سے وہ پگھل جائیں اور ختم ہو جائیں لیکن وہ جو برتن ہیں وہ مقناطیسی طاقتوں کے برتن ہیں جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے اور ان کے اندر وہ چیزیں مضبوطی سے قائم رہتی ہیں اور ان برتنوں کے اندر ان کو اتنا زیادہ گرم کیا جا سکتا ہے کہ مادی چیز کے متعلق آپ خواب میں بھی یہ تصور نہیں کر سکتے۔ تو دیکھنے میں وہ چیز دکھائی نہیں دے رہی لیکن بڑے مضبوط ستون ہیں ساری کائنات کا بوجھ ان ستونوں نے اٹھایا ہوا ہے اور ایسے برتنوں میں جو جدید ترین تجارب ہیں جو عام مادی چیزوں میں ممکن نہیں وہ ایسے برتنوں میں ہو رہے ہیں۔ تو اس لئے دعا کے متعلق کوئی بے وقوف یہ سمجھ لے کہ ہم فرضی باتیں کر رہے ہیں دعا کی ایک دیوار بن گئی' دعا کا ایک قلعہ تعمیر ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سوچنے والا بے وقوف اور قدیم انسان ہے ہم نہیں۔ ہم نے تو خدا کی ظاہری کائنات میں بھی ایسی حیرت انگیز چیزیں دیکھی ہیں کہ اس کہ روحانی کائنات میں ان کا عدم' متصور ہی نہیں ہو سکتا۔ وہی خدا ہے جس نے روحانی کائنات بنائی ہے۔ جب اس کی مادی کائنات میں ہم عجائبات دیکھتے ہیں تو یہ خیال کر لینا کہ اس کی روحانی کائنات عجائبات سے خالی ہے. بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

تو ایسے لوگوں کو اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں مگر اس وقت کرنی چاہئیں جب دعا کے وقت ہوتے ہیں جب پانی سر سے گزر جائے تو ایک قسم کی موت واقع ہو جاتی ہے اس وقت اعجازی طور پر اللہ چاہے تو جو چاہے دکھادے مگر عام قانون یہی ہے کہ جو شخص جس طرح خدا سے تعلق رکھتا ہے اس کی اسی حد تک سنی جاتی ہے اور ہر شخص کے لئے اعجاز نہیں دکھائے جاتے۔ وقت کے اوپر آپ علاج شروع کریں تو وہ مرض جو بعد میں خطرناک ثابت ہو سکتا ہے وہ بھی قابو میں آجائے گا اور وقت کے بعد علاج شروع کریں تو شاذ کے طور پر کبھی ہزار' دس ہزار' لاکھ میں سے ایک ایسا بھی ہوتا ہے جو پھر بھی قابو آجاتا ہے۔ مگر یہ غیر معمولی خارق عادت بات ہے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہ مضمون ہمیں خوب کھول کر سمجھا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ روزمرہ کی دعائیں جو تم کرتے ہو ان کی مقبولیت کا تمہارے روزمرہ کے اللہ سے تعلق پر انحصار ہے۔ تم عام تعلقات اللہ سے رکھتے ہو تو دعاؤں کا جو مضمون ہے وہ بھی عام طریق پر تمہارے حق میں جاری ہو گا دعاؤں کے فیض بھی تمہیں اسی حد تک ملیں گے جس حد تک تمہارا خدا تعالیٰ سے ایک روزمرہ کا تعلق ہے۔

پس یہ روزمرہ کے تعلق والی دعائیں تو اکثر احمدیوں کو نصیب ہیں مگر یہ اس وقت اثر دکھائیں گی جبکہ مرض ابھی حد اختیار کے اندر موجود ہے۔ وہ پانی جب سر سے گذر جائے گا پھر خارق عادت دعائیں ہیں جو کام کرتی ہیں اور وہ صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں جن کا اللہ سے تعلق خارق عادت ہے (-) حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ان باتوں کو اپنے روزمرہ کے معمول میں دیکھا شناخت کیا' اس کے علاوہ دوسرے نمونوں سے ان باتوں کے موازنے کئے اور پھر اپنے عرفان کا ماحصل ہمارے سامنے کتنا آسان بنا کر اس طرح پیش فرمادیا کہ ہماری (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بغیر وہاں تک رسائی ممکن ہی نہیں تھی۔ خارق عادت کا مضمون دیکھیں کیسے عجیب طریق سے سمجھایا ہے۔ آپ نے فرمایا' خارق عادت سے مراد یہ ہے کہ عام طبعی قانون کی حد سے کوئی چیز باہر نکل جائے اور خدا کی قدرت کاملہ کے دائرے میں موجود رہے۔ ویسے تو ہر چیز خدا کی قدرت کاملہ کے دائرے میں موجود ہے مگر اس حوالے سے اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ خدا کی قدرت کاملہ نے بعض قوانین کے دائرے چھوٹے رکھے ہیں' بعض وسیع رکھے ہیں' بعض بالا' بعض نچلے۔ عام حالات میں ایک دائرے میں ایک قانون حرکت کر رہا ہے اور اس دائرے میں اس قانون میں جتنی استطاعت ہے وہ اتنا اثر دکھا سکتا ہے اس سے بڑھ کر اثر نہیں دکھا سکتا۔ اگر معاملہ اس دائرے سے باہر نکل چکا ہو تو بالائی دائرے کا قانون ہے جو حرکت میں آئے تو اس کو درست کر سکتا ہے ورنہ نہیں کر سکتا۔

فرمایا کہ خدا کے بندے بعض ایسے ہوتے ہیں جو اپنے روزمرہ کے تعلقات میں اللہ تعالیٰ سے عام بندوں کی طرح معاملہ نہیں کرتے بلکہ عام بندوں کی عادت کے برعکس معاملہ کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو کیا ہو گیا ہے' یہ تو پاگل ہو گیا ہے۔ اللہ کی خاطر عجیب و غریب باتیں کر رہا ہے۔ وہ مفادات جن کو کوئی دیکھ کر سمجھ کر چھوڑ نہیں سکتا ان مفادات کو اس طرح چھوڑتے ہیں کہ عام طاقتوں کا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ظاہری طور پر اپنے خلاف فیصلے کرتے ہیں مگر خدا کی گہری محبت کے نتیجے میں مجبور ہو کر ایسا کرتے ہیں اس کو (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرما رہے ہیں خارق عادت تعلق۔

عام دنیا کے نیک آدمی بھی ایک تعلق اللہ سے رکھتے ہیں' روزمرہ قربانیاں دیتے ہیں مگر وہ تعلق خارق عادت نہیں ہے۔ انسانوں میں ایسے تعلق ہر جگہ ملتے ہیں جہاں وہ تعلق انسانوں کے دائرے سے بڑھ کر دکھائی دے وہ وہ دائرہ ہے جسے خارق عادت کہا جاتا ہے' عادت کے برعکس' عادت کو توڑ کر ایک نئے دائرے میں داخل ہو گیا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ جب خدا کا ایسا بندہ مشکل میں آتا ہے تو خدا کے قانون کے دائرے توڑے جاتے ہیں اور خدا ان قوانین کو وہاں جاری کرتا ہے جو پہلے سے موجود تھے مگر ایک اور وسیع تر دائرے سے تعلق رکھتے تھے۔ تو عام قانون کے دائرے پھاڑ دیئے جاتے ہیں اور ایسے بندے کے لئے خدا خارق عادت نمونے دکھاتا ہے۔ تو ناممکن تو نہیں ہے' ہم دنیا میں خدا کے غیر معمولی بندوں میں یہ باتیں دیکھتے ہیں مگر روزمرہ کے طور پر یہ واقعات نہیں ہوتے اور جن کے حق میں ہوتے ہیں ان کی عادتیں روزمرہ والی عادتیں نہیں ہوتیں' ان سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ تو میں ایک عام تربیت کے حوالے سے آپ کو سمجھا رہا ہوں دعاؤں کے اوپر وہ انحصار نہ کریں جو دعائیں آپ کی طاقت سے باہر ہیں۔ روزمرہ کی دعاؤں کا آپس میں تعلق جاری و ساری ہے۔ اس دائرے کے اندر رہتے ہوئے اس وقت دعائیں کریں جب عام طور پر یہ دعائیں سنی جانی چاہئیں۔ اور دعائیں عام طور پر سنی جانے کا ایک راز یہ ہے جو خارق عادت نہیں بلکہ عام عادت کا حصہ ہے کہ جب آپ خدا کے پاس اس وقت جاتے ہیں جب یہ مشکل ابھی پڑی نہیں ہوتی اس سے محبت کی باتیں کرتے ہیں' اپنا تعلق بناتے ہیں اور آئندہ آنے والی مشکلات سے پناہ مانگتے ہیں تو یہ جو تعلق ہے یہ بے لوث تعلق کہلاتا ہے۔ مصیبت تو ابھی پڑی کوئی نہیں' جب مصیبت پڑ جائے اور آپ دوڑے دوڑے جاتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مصیبت مجبور کر کے' گھیر کے خدا کے پاس لے گئی ہے اور مصیبت نہ پڑی ہو اور جائیں اور پھر سوچیں کہ یہ مصیبت پڑ بھی سکتی ہے تو یہ درخواست بھی عرض کر دیں کہ اے خدا اس قسم کی مصیبتوں سے ہمیں بچا تو وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے اولاد کے حق میں وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں اور تعلق باللہ کی خاطر محض اس لئے مانگی جاتی ہیں کہ میرے بچے تیرے رہیں کسی اور کے نہ بن جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کو نہیں بھلاتے اور ان کی اولادیں پھر بھلائی نہیں جاتیں نہ بندوں کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں نہ خدا کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں۔

پھر جب بچپن میں آپ ایسے اثرات دیکھتے ہیں تو وہ وقت ہے تشویش کا اور اگر پیدائش سے پہلے دعائیں نہ بھی مانگی گئی ہوں تو بیماری کے آغاز ہی میں انسان حساس ہو جائے اور احساس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں بچے دور ہو رہے ہیں' وہ تعلق کمزور پڑ رہا ہے تو یہ بھی بے لوث دعاؤں کے دائرے میں آئے گا کیونکہ درحقیقت آپ کی محبت جو بچوں کے لئے ہے اور آپ کی محبت جو اللہ کے لئے ہے یہ دونوں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں اور ایسے موقع پر ان بچوں کے حق میں آپ کی دعائیں زیادہ اثر دکھائیں گی۔ تو جب بھی بیماری کے آغاز دیکھیں اس وقت خدا کی طرف متوجہ ہوں اور یہ تبھی ممکن ہے اگر غیر اللہ کا رعب آپ کے دل میں نہ ہو۔ اگر غیر اللہ کا رعب آپ کے دل میں پڑ جائے تو ان دعاؤں کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ دل سے وہ ہوک اٹھتی ہی نہیں ہے جو آسمان تک جایا کرتی ہے۔ وہ ہوک تب اٹھتی ہے جب انسان خدا کے پیار میں مبتلا ہو اور اس کے برعکس باتیں دیکھے اور اپنا بس نہ چلے پھر وہ آہ دل سے اٹھتی ہے جو ایک مقبول دعا بن کے عرش کے کنگرے ہلا دیا کرتی ہے۔

تو اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یاد رکھیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ آپ بچپن ہی سے اللہ کو یاد رکھیں یا اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثر انداز ہو گی اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔ اب یہ جو کل کا مضمون ہے وہ اس دائرے میں آکر اس طرح مکمل ہوتا ہے جب تک آپ زندہ ہیں اس وقت تو کل کی فکر کر سکتے ہیں مگر خدا نے آپ کو متنبہ کیا ہے کہ کل کے اس انجام سے بھی جو قیامت تک جاری و ساری ہے۔ اس کل سے بھی متنبہ کیا ہے جو آپ کے مرنے کے بعد پھر کسی وقت آئے گا۔ تو اس کل کے نگران آپ ہو کیسے سکتے ہیں محض اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے۔ ایک ہی رستہ ہے کہ اس ذات سے تعلق قائم کریں جس پر کوئی فنا نہیں ہے جو آج کا بھی مالک ہے اور کل کا بھی مالک ہے۔ اس دنیا کے کل پر بھی اس کا قبضہ ہے اور اس دنیا کے کل پر بھی اس کا قبضہ ہے۔

وہ دعائیں' وہ نہ نظر آنے والے رسے بن جائیں گے جو آئندہ آپ کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ہمیشہ سنبھالتے چلے جائیں گے۔ حضرت اماں جان (-) نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے وصال کے بعد جو سب سے پہلی بات اپنی اولاد کو اکٹھا کر کے کہی تھی بڑی قیمتی بات ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ کس طرح آپ کو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور آپ کی دعاؤں پر گہرا ایمان (-) تھا جب (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا وصال ہوا تو ظاہری طور پر دنیا کے لحاظ سے وہ گھر خالی تھا۔ حضرت اماں جان نے بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا۔ دیکھو بچو تمہیں دنیا کے لحاظ سے کچھ دکھائی نہیں دے گا مگر یہ گمان نہ کرنا کہ تمہارے باپ نے تمہارے لئے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا وہ دعاؤں کا ایسا خزانہ چھوڑ کے گیا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔ تمہیں بھی ملے گا تمہاری اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو ملتا چلا جائے گا۔ یہ لامتناہی خزانہ ہے جو کبھی کسی باپ نے ایسا خزانہ کم ہی چھوڑا ہو گا جیسا تمہارے باپ نے تمہارے لئے چھوڑا ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے اس بات کو بیان کیا۔ حضرت پھوپھی جان سے میں نے سنا۔ ان دونوں سے تو مجھے یاد ہے۔ اور ایسے وجد کی حالت میں وہ بیان کیا کرتے تھے کہ دیکھو کیسی عظیم بات تھی اور کتنی سچی بات تھی۔ اس سے بڑا حوصلہ' اس سے بڑا سہارا مل نہیں سکتا تھا مگر وہ نظر آنے والا خزانہ تو نہیں تھا۔ وہ دعاؤں کے رسوں میں بندھا ہوا ایک ایسے Crucible میں موجود تھا۔ نہ وہ Crucible نہ وہ برتن دکھائی دے رہا تھا نہ اس کے اندر کیا ہے وہ دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن ایمان کی دولت سے' ایمان کی آنکھ سے دکھائی دینے لگا تھا ان کو۔ جانتے تھے کہ یہ سچی بات ہے اور آج ہم نے دیکھا کہ یہ بات سچی نکلی' ہماری نسلیں بھی دیکھیں گی کہ یہ بات سچی نکلی لیکن اس خزانے کے مالک سے تعلق نہیں توڑنا جس نے یہ خزانہ عطا کیا ہے کیونکہ وہی اصل ضمانت ہے۔ وہ لوگ جن کی نظریں خزانوں پر ٹھہر جاتی ہیں اور خزانے دینے والوں سے تعلق توڑ لیتے ہیں پھر آئندہ ان کی نسلوں کی کوئی ضمانت نہیں ہوا کرتی۔ پس اپنی نسلوں پر رحم کریں جو آپ کی آنکھوں کے بند ہونے کے بعد بھی پھر اس دنیا میں کئی قسم کی ضرورتوں میں محتاج رہیں گی۔ کئی قسم کی مصیبتوں میں ان کو سہاروں کی ضرورت پڑے گی' ان نسلوں کی طرف توجہ کریں جو قیامت تک آپ کی نسلوں سے پیدا ہونے والی ہیں۔ اور پھر اس کل کی فکر کریں جو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنی مدت کے بعد آئے گا مگر ضرور آئے گا اور وہ ایسا کل ہے کہ اس کے سامان آج اگر ہم نے کر لئے تو ہوں گے' اس وقت سامانوں کا وقت گزر چکا ہو گا۔ پس کوشش سے بھی اور دعاؤں کے ذریعے بھی اللہ کی

محبت کی بندھن میں اپنے آپ کو جکڑتے ہوئے وہ دعاؤں کے بندھن تعمیر کریں جو نظر تو نہیں آتے مگر دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو بھی وہ لپیٹ سکتے ہیں اور ان کے دائرے سے نکل کر باہر جانے کی کسی کو استطاعت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ان رسوں سے جکڑ کر اپنی اولاد کو سچے رستوں پر قائم کریں۔ یہی ان کی حفاظت کا بہترین سامان ہے جو آپ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

# کاغذی ہے پیرہن

اس وقت جو تصویر سامنے ہے وہ ماریشس کی یاد دلاتی ہے۔ ماریشس سے تین نوجوان اسلم زید علی، محمد اسحاق اور نظام الدین بدھن تعلیم کے لئے آئے تھے۔ میں اس وقت وکیل التعلیم تھا۔ مکرم و محترم میاں عبدالرحیم صاحب احمد وکیل الدیوان تھے۔ ان تینوں نوجوانوں نے تعلیم مکمل کی اور اس کے بعد اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے اپنے ملک روانہ ہو گئے۔ ان میں سے ایک نائیجیریا میں ڈاکٹر کے طور پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ ان تینوں کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ وکیل التعلیم اور وکیل الدیوان کے ساتھ تصویر کھنچوائیں۔ چنانچہ اسلم زید علی کیمرا لے کر آ گئے اور مکرم و محترم میاں عبدالرحیم صاحب احمد اور مجھے تحریک جدید کے احاطے میں بلا کر یہ تصویر کھنچوائی۔ کہتے تھے کہ یہاں کے قیام میں آپ دونوں سے قریبی رابطہ رہا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی یادگار ہمارے ساتھ رہے اور ہماری تصویر آپ کے پاس ہو گی تو آپ بھی ہمیں دیکھ کر ہمارے لئے دعا کیا کریں گے۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ ہونہار جوان تو ماریشس سے تعلیم کے لئے آئے تھے تکمیل تعلیم کے بعد جب سے واپس گئے ہیں ہماری دعائیں ان کے شامل حال ہیں۔

ماریشس کی یاد آتے ہی سب سے پہلا خیال تو یہ آتا ہے کہ ماریشس کو دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ اور ماریشس میں سب سے پہلا مشن جو ہندوستان کے باہر احمدیہ جماعت نے کھولا وہ یہیں پر تھا۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب جو ماریشس والے کہلاتے تھے۔ وہ تشریف لے گئے اور ان کی یادیں آج تک اسی طرح نمایاں ہیں جس طرح جب وہ وہاں تھے تو انہیں ملک کے تمام حصوں میں یاد کیا جاتا تھا۔ عوام الناس سے رابطہ کرنا تو ان کا کام تھا ہی۔ وہاں کی حکومت کے افسران بھی ان کی متانت ان کی ذہانت اور ان کے علم کے مداح تھے۔ آپ کلام الٰہی سناتے تھے تو وجد آ جاتا تھا۔ واپسی پر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں دینیات کے استاد مقرر ہوئے تو مجھے بھی ان سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں اس وقت آٹھویں جماعت میں تھا۔ آپ بعض اوقات کلاس روم میں پڑھاتے پڑھاتے تھوڑا سا کلام الٰہی سنانے لگتے تھے۔ اور ہم سب بعض اوقات ان سے یہ گذارش کیا کرتے تھے کہ کبھی کبھی سارا پیریڈ کلام الٰہی ہی سنایا کریں۔ وہ اپنے محلہ کی بیت میں عبادت کے امام بھی تھے۔ ان کی یادیں دلوں میں اسی طرح قائم ہیں جس طرح ابھی نہیں دیکھ رہے ہوں اور وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوں۔

ان کے بعد اور بہت سے مربی ماریشس گئے۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ماریشس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ یہاں مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب کی یادیں خوب خوب قائم ہیں۔ جس شخص سے بھی حضرت صاحب کی ملاقات ہوئی چاہے وہ حکومت کے کسی عہدے پر کیوں نہ ہو اس نے مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب کا پوچھا کہ ان کا کیا حال ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں یا کم از کم ان کے قریبی دوست جانتے ہیں ان کی سیمابی فطرت انہیں ہر وقت بے چین رکھتی ہے اور لوگوں سے ملاقات ان کا ایک محبوب مشغلہ ہے۔ ہر بڑے سے بڑے افسر سے بے دھڑک ملتے ہیں اور اپنی بات خوب کھول کر کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔

مکرم و محترم میاں عبدالرحیم صاحب احمد پہلے سندھ کی زمینوں کے عملہ کے سربراہ تھے۔ وہاں پر ایک لطیفہ مشہور تھا۔ چونکہ کام کرنے والے سب پنجابی تھے اور محترم میاں صاحب اردو بولتے تھے تو لوگوں نے یہ لطیفہ بنا لیا کہ یہاں کے کھیتوں میں فصلیں تو پتہ نہیں کب اگیں گی لیکن ہمیں یقین ہے کہ اردو ضرور اگے گی۔ یہ بات اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور اس بات کے کہتے ہوئے ہمیں حضرت امام جماعت الثانی کی یہ بات یاد آتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جسے پنجابی بولنے کا جھس اٹھے وہ ربوہ کی پہاڑیوں پر جا کر اکیلا ہی پنجابی بول کر واپس آ جایا کرے گھروں میں اور اپنے اردگرد سب لوگوں کو اردو بولتے دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ اردو کو اپنی مادری زبان بنا لیا جائے۔ اس کے بعد آپ ربوہ تشریف لے آئے۔ ربوہ میں وکیل التعلیم بھی رہے اور وکیل الدیوان بھی۔ میرا ان سے اس طرح قرب رہا کہ بطور وکیل الدیوان جو ان کی میٹنگز ہوتی تھیں ان میں بھی میں شریک تھا اور جو بطور وکیل التعلیم میٹنگز ہوتی تھیں ان میں بھی مجھے شرکت کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔ اور محترم میاں صاحب کی حلیم الطبعی دیکھنے اور اس کی داد دینے کو ہمیشہ دل چاہتا تھا۔

آپ نہایت نرم رو اور نرم روئی سے بات کرنے والے اور ہر شخص کے ہمدرد تھے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ فرائض منصبی سے زیادہ آپ کی ہمدردی اجاگر ہو کر سامنے آتی تھی۔ فرائض منصبی تو سبھی ادا کرتے ہیں لیکن اکثر اوقات فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے ہمدردی کا عنصر غائب ہو جاتا ہے۔ محترم میاں صاحب کی یہ خوبی ہمیشہ سامنے آئی کہ فرائض منصبی اپنی جگہ پر ہمدردی ایک انسانی صفت ہے اور اس کو اجاگر کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ آپ نہ صرف طالب علموں سے جو بیرونی ممالک سے آئے تھے اور جن کا تعلق خاص طور پر وکالت تعلیم اور وکیل الدیوان سے ہوتا تھا بلکہ اپنے رفقائے کار سے بھی انتہائی ہمدردی کا اظہار کرتے۔

مکرم و محترم میاں عبدالرحیم صاحب احمد کی صحت آج کل کمزور ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے) تصویر کے متعلق زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو اس تصویر کو اسلم زید علی کی یاد کے طور پر اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ اور اگر خدا نے چاہا اور کاغذی ہے پیرہن کے مضمون کتابی صورت میں شائع ہوئے تو اس تصویر کی شمولیت میرے لئے بڑی خوشی کا باعث ہو گی۔

# آپ کا خط ملا

نثار احمد چوہدری جہانیاں سے لکھتے ہیں

مکرم نسیم سیفی صاحب

چند روز پیشتر ایک عریضہ آپ کی خدمت میں تحریر کیا تھا یہ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے اہل خانہ سے متعلق تھا اس میں خاکسار نے تحریر کیا تھا کہ مکرم شیخ صاحب کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے دہلی کے ایک ڈاکٹر صاحب کے عقد میں آئیں ان ڈاکٹر صاحب کا نام غالباً ڈاکٹر شمس الدین تھا آپ تو بخوبی جانتے ہوں گے کیونکہ آپ ایک عرصہ تک دہلی میں رہے ہیں آپ ڈاکٹر صاحب سے بکلی واقف ہوں گے۔

آج کا عریضہ ۳۔ اپریل کے الفضل میں آپ کے مضمون دربارہ آپ کی ہمشیرہ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ سے متاثر ہو کر لکھ رہا ہوں۔ جس میں آپ نے اپنی ہمشیرہ سے محبت اور عقیدت کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ آپ کی ہمشیرہ تھیں اور ان کے بارہ میں آپ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ بہن بھائی کے ناطہ سے قدرتی ہیں۔ مگر یقین کیجئے کہ یہ مضمون پڑھتے وقت یہ خاکسار بھی کئی جگہ آب دیدہ ہو گیا۔ کیونکہ میرا بچپن بھی دارالفضل میں گزرا ہے اور طبعی طور پر میں تمام اہل محلہ کو اپنے عزیز اور رشتہ دار تصور کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ نے تحریر کیا ہے کہ آپ کے والد صاحب حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب سفید پوش تھے حقیقت پر مبنی ہے مگر اتنا اضافہ اور کر دوں کہ چوہدری غلام حسین صاحب باجوہ کی طرح سفید پوش نہ تھے کیونکہ چودھری صاحب کو تو حکومت نے سفید پوش کا اعزاز دے رکھا تھا اور طبعاً بھی وہ اکثر سفید پوشاک ہی زیب تن کیا کرتے تھے۔ مگر آپ کے والد صاحب اس دور میں جبکہ عموماً آمدن کم ہوتی تھی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھتے تھے۔ خوش پوش اور خوش وضع انسان تھے آپ نے اپنے بہنوئی محمد شفیع صاحب انور کا بھی ذکر خیر کیا ہے خاکسار کی انور صاحب سے بھی صاحب سلامت تھی۔ خوش طبع اور خوش گفتار شخصیت تھے۔ آپ نے اپنے نانا بابا فضل محمد صاحب کا ذکر بھی کیا ہے۔ عمر کا تفاوت ہونے کے باوجود مجھے ان سے بہت انسیت تھی۔ ان کا وہ مسکراتا چہرہ اور دھیمی دھیمی باتیں جیسے آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ وہ محبت اور شفقت جو ان لوگوں میں تھی جس سے اپنائیت کا رنگ جھلکتا تھا آج خال خال ہی نظر آتا ہے۔ اچھا آپ کا قیمتی وقت مزید ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ خدا حافظ۔

مجیب احمد طاہر علوی ربوہ سے لکھتے ہیں

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے "روزنامہ الفضل" آپ کی ادارت میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ مذہبی مضامین اور ان کے پہلو بہ پہلو معلوماتی مضامین، علمی تشنگی بجھانے کا عمدہ سامان ہیں۔

سائنسی موضوعات پر مضامین ایک اچھا سلسلہ ہے گذشتہ دن (۲۔ مئی ۹۵ء) کے الفضل میں "الجبرا کے ارتقاء" پر مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ صاحب مضمون نے بلاشبہ ایک معیاری موضوع کا انتخاب کیا۔ اور آپ نے اسے شائع کر کے بہتوں کا فائدہ کیا۔

چونکہ خاکسار بھی ریاضی کا طالب علم ہے اور طبعاً ریاضی سے دلچسپی رکھتا ہے۔ اس لئے ایسے مضامین ہم طلباء کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ مگر ان کی افادیت اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔ جب یہ ایک موضوع کا کسی قدر تفصیل سے احاطہ کرتے ہوں۔ مذکورہ مضمون میں صاحب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

# پندرہ روزہ "آواز" انٹرنیشنل اسلام آباد

ہم آواز انٹرنیشنل کی انتظامیہ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی پہلی جلد کا پہلا شمارہ ہمیں ارسال کیا ہے۔ اگرچہ ہمارا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں لیکن بہرحال ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ تحریر کے ذریعہ گفت و شنید کا ایک اور واسطہ پیدا کر دیا گیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ گفت و شنید سے جو مسائل حل ہو سکتے ہیں وہ کسی اور طریق سے احسن اسلوب کے ساتھ حل نہیں کئے جا سکتے۔ گفت و شنید کا ایک طریق تحریر بھی ہے۔ اخبار و رسائل اور جرائد کے صفحات اگر سب کے لئے کھول دیئے جائیں تو قوم کی آواز نہایت کھل کر سنی جا سکتی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آواز انٹرنیشنل اسی پالیسی کو اپنائے۔ اپنی بات کہے اور دوسروں کو بات کہنے کا موقعہ دے اگر ایسا ہو تو یقیناً یہ پرچہ خاصا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر محمد اسلم خان ہیں اور اس کے ملنے کا پتہ ۲۱۰ خیبر پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد ہے۔

پہلے شمارے کی جھلک دیکھنے کے لئے ہم اس کے مضامین کے عنوانات پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اس پرچے میں فہرست مضامین کو اس شمارے کے عکس کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں اداریہ 'وقت کی آواز' کراچی آنکھیں تو کھول شہر کو سیلاب لے گیا۔ لہولہان عروس البلاد کی صورت حال پر عرفان صدیقی کا تجزیہ 'وزیر اعظم کا دورہ امریکہ امکانات ' توقعات' خدشات' امریکہ میں سابق پاکستانی سفیروں سے جاوید اقبال قریشی کی ملاقاتیں 'انٹرویوز' غلطی ایم کیو ایم نے کی سزا سب کیوں بھگتیں۔ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی سے واجد رسول کی گفتگو۔ عمران خان کو حمید گل خراب کر رہا ہے۔ ڈاکٹر شیر افگن کی میانوالی میں طارق نذیر سے بات چیت۔ احوال وطن امریکی خاتون اول ہیلری کلنٹن کا مختصر دورہ پاکستان۔ دینی جماعتوں کا نیا اتحاد۔ کیا قاضی حسین احمد اور مولانا سمیع الحق فرقہ واریت کے طوفان کو روک سکیں گے۔ پنجاب کے شہر اور قصبے گندے پانی میں غرق ہو جائیں گے۔ جدید سہولتوں سے محروم دور افتادہ مقامات سے نمائندگان کی رپورٹیں۔ زراعت پاکستان خوفناک غذائی بحران کی زد میں۔ عبدالغفار سہیل۔ گنے کا رس چوسنے والی شوگر مل انڈسٹری ہمیں گندم کے دانے دانے کا محتاج کر دے گی۔ قیام پاکستان کی بنیاد ۲۳ مارچ کے حوالے سے ڈاکٹر سمیع قریشی کی خوبصورت تاثراتی تحریر۔ فاسٹ ٹرین انوکھی سواری۔ عابد حسین ناز۔ سرگنگارام کے تخلیقی ذہن کا شاہکار۔ گھوڑے سے چلنے والی ریل گاڑی کا احوال۔ سفرنامہ۔ امریکہ میں بھولے پاکستانی پر کیا بیتی۔ امریکی طرز زندگی کے بارے میں انیس جاوید کے تاثرات۔ واقعات عالم۔ ہم منصفانہ انتخابات چاہتے ہیں۔ بنگلہ دیشی حزب اختلاف حسینہ واجد سے شمس العارفین کی گفتگو اس کے علاوہ دنیا کے کونے کونے سے دلچسپ خبریں۔

یہ ہے فہرست مضامین اور ایک لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ اس پرچے کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ فہرست خاصی رہنمائی کر سکتی ہے۔ یہ پرچہ ۲۳ مارچ تا ۱۵۔ اپریل ۱۹۹۵ء کا ہے۔

(ن-س)

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۵- جولائی ۱۹۶۳ء

# ہماری تاریخ

نور احمد بولستاد ایبل ڈسوئے ناروے سے مندرجہ بالا عنوان (داد و تحسین) کے تحت ایڈیٹر دی ٹروتھ کو لکھتے ہیں:-

آج شام کچھ منٹ ہی پہلے میں نے ناروے کی براڈ کاسٹنگ کمپنی کی طرف سے نشر کی گئی ایک بحث سنی جو کہ کثیر الازدواجی اور ایک زوجگی کے متعلق تھی۔ یہ ایک ٹیپ ریکارڈنگ تھی جو کہ نائیجیریا براڈ کاسٹنگ کمپنی نے اس مئی میں کی تھی۔ دو مدمقابل صاحبان میں ایک ڈاکٹر جے۔ او۔ لیوکس تھے جو ایک زوجگی کی حمایت کر رہے تھے دوسری طرف مسٹر الفا اولا ٹونڈے تھے جو کثیر الازدواجی کا دفاع کر رہے تھے۔ کچھ حصہ میں دونوں مخالف فریقوں نے بات چیت انگریزی میں کی جبکہ کچھ حصہ کا ترجمہ نارویجین زبان میں کیا گیا۔ بد قسمتی سے ترجمہ میں چند تبدیلیاں کی گئیں۔ اصل متن میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مسٹر الفا اولا ٹونڈے نائیجیریا کے احمدیہ مشن کے نمائندے تھے۔ لیکن نارویجین ترجمہ میں یہ کہا گیا کہ وہ محمڈن مشن کی طرف سے نمائندگی کر رہے تھے۔ اگرچہ یہ کوئی زیادہ اہم تبدیلی نہیں تھی لیکن مجھے یہ بات پسند تھی کہ اس جگہ ہمارے مشن کا ذکر کیا جاتا۔

یہ ایک بہت دلچسپ بحث تھی۔ اور یہ بیان کر کے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے نمائندے نے بہترین دلائل دیئے۔ یہ میں صرف اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میں ایک احمدی ہوں بلکہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ مجھے خوشی ہوگی اگر آپ یہ بات مسٹر اولا ٹونڈے تک پہنچا دیں۔

اس ملک میں لوگ دین حق کی تعلیم کے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتے لیکن اس بحث کے سننے کے بعد وہ دین حق کے متعلق پہلے سے کچھ اور زیادہ جاننے لگے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ ایک صاحب ایمان کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقعہ مہیا کیا گیا۔ (اگرچہ بد قسمتی سے ایسا اکثر نہیں ہوتا) اور مجھے اس بات پر فخر ہے اور میں اس کے لئے ممنون ہوں کہ ایسا ایک موقع ایک احمدی کو دیا گیا۔

آپ کا رسالہ ہمیں باقاعدگی سے ہر مہینہ مل رہا ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہماری تحریک نائیجیریا میں بہت سرگرم ہے۔ اور کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ ترقی جاری رہے۔

ناروے میں احمدیوں کے لیڈر ہونے کے ناطے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہم سب کی طرف سے مسٹر اولا ٹونڈے اور نائیجیریا کے سب احمدیوں کو بھی ہمارا اسلام پہنچا دیں۔

بقیہ صفحہ ۵

مضمون نے غالباً طوالت سے بچنے کی خاطر نہایت مختصراً معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے ہم طلباء کے ذہنوں میں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔

مثلاً اس میں بتایا گیا ہے کہ "اقلیدس (Euclid) نے نمبر تھیوری پر بڑا کام کیا۔" لیکن یہ تشنگی رہی کہ نمبر تھیوری کیا ہوتی ہے؟ اسی طرح Radical کے ذکر کے ساتھ ہی اس کی وضاحت کر دی جاتی تو یہ معلومات میں اضافہ کا باعث بنتی۔ منفی کے دور کا بھی ذکر کیا گیا۔ کاش مصنف یہ بھی تحریر فرما دیتے کہ اس علامت کے استعمال سے پہلے ریاضی کے اصولوں پر کس طرح عمل کیا جاتا تھا؟

مجھے امید ہے کہ مدیر محترم حسب سابق ہم طالب علموں کے ازدیاد علم کے لئے یہ سطور مصنف یا دیگر ماہرین تک پہنچا دیں گے۔ آپ کا نہایت ممنون ہوں گا۔

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

**مسل نمبر ۳۰۰۵۱** میں نصیر احمد طاہر ولد رفیق احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ معماری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مالیتی برقبہ ۱۳ مرلہ واقع نصیر آباد ربوہ مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ بارہ صد روپے ماہوار بصورت معماری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد طاہر نصیر آباد ربوہ حلقہ عزیز ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد صدیق صدر محلہ نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر۲ محمد رمضان شائق حلقہ عزیز نصیر آباد۔

**مسل نمبر ۳۰۰۵۲** میں حافظ ناصر احمد ولد مبارک احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۲/۱۷ دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بائیسکل مالیتی چھ سو روپے اور گھڑی کلائی مالیتی ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ ناصر احمد ۵۲/۱۷ دار الرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ زین العابدین مبشر وصیت نمبر ۲۶۰۴۷ گواہ شد نمبر۲ باسط احمد وصیت نمبر ۲۵۲۷۲۔

**مسل نمبر ۳۰۰۵۳** میں ناصر اقبال خان ولد ظفر اقبال خان قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۳۴ دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر اقبال خان ولد ظفر اقبال خان ۱/۳۴ دار النصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ عبد السمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴ گواہ شد نمبر۲ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## تقریب نکاح ور خصتی

○ مکرم ڈاکٹر شاہد منصور صاحب (ایم-ڈی) ابن مکرم ایس ایم لطیف صاحب (گروپ کیپٹن ریٹائرڈ) اسلام آباد کے نکاح کا اعلان محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے لاہور میں ہمراہ عزیزہ محترمہ ماہم شاہ صاحبہ بنت مکرم سید مشہود احمد شاہ صاحب ۱۰- نومبر ۱۹۹۴ء کو مبلغ چار لاکھ حق مہر پر کیا۔ تقریب رخصتانہ ۱۱- نومبر ۱۹۹۴ء کو اواری ہوٹل لاہور میں منعقد ہوئی اور دعوت ولیمہ کا اہتمام میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں ۱۴- نومبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔

دولہا محترم شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ (وفات یافتہ) کا پوتا اور دلہن محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

## تقریب نکاح و شادی

○ مکرم لیاقت احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ حال قیام پورور کاں ضلع گوجرانوالہ ابن مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب (وفات یافتہ) سابق معلم وقف جدید چک نمبر ۱۶۶ امراد ضلع بہاولنگر کی شادی ہمراہ فریدہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ایاز ناصر آباد ربوہ مورخہ ۲۳- مارچ کو ہوئی۔

۲۴- مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس سے قبل مورخہ ۲۲- مارچ ۹۵ء کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

## اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کے تحت ۱۸ ماہ کا Basic Accountancy course کروایا جاتا ہے۔ اس کورس کو کرنے کے بعد چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بننے میں بہت سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس ادارہ نے اس کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ اس کورس میں داخلہ کے لئے Aptitude test مورخہ ۹۵-۷-۱۴ کو کراچی- لاہور- اسلام آباد- پشاور- فیصل آباد- ملتان اور کوئٹہ میں ہو گا۔ امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال اور تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ ضرور ہو۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "Muslim" مورخہ ۹۵-۵-۱۹ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

## کامیابی

○ عزیزہ امتہ الحی بنت مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب (مربی انچارج فجی) مڈل کے بورڈ کے امتحان میں ۷۴۱/۸۷۵ نمبر لیکر ربوہ کے تمام سکولوں میں اول آئی ہے۔ نیز ان کی دوسری بیٹی عزیزہ محمودہ منورہ جماعت نہم میں نصرت گرلز سکول میں سائنس گروپ میں اول ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بچیوں کے لئے مبارک فرمائے۔

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### منگل ۲۳- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات بچے اور ماں کی صحت کی دیکھ بھال- حصہ دوم
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۲۰ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ منعقدہ بیت بشارت سپین- ۱۳-اپریل ۹۵ء
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- المائدہ۔ کھانے پکانے کا سبق
7-30 تقریر از مولانا عبدالباسط شاہد
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

### بدھ ۲۴- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۲۱ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ منعقدہ بیت بشارت سپین- ۱۴-اپریل ۹۵ء
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

### جمعرات ۲۵- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۲۱ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ منعقدہ بیت بشارت سپین- ۱۳-اپریل ۹۵ء
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر بعنوان دعوت الی اللہ از مولانا سلطان محمود انور صاحب
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

## اعلان

○ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کو چند معلمین کی ضرورت ہے ایسے احباب جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں اور نظام کے تحت جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا فرض ادا کر سکتے ہوں۔ تعلیم کم از کم میٹرک اور عمر ۳۵ سال یا اس سے زائد ہونی چاہیئے درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں بھجوا دی جائے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی ○ کٹائی ○ چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے
ڈ چھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی ۲/۲۱ دار الصدر جنوبی ربوہ

قدیمی ○ اولین شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
● زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
RJ
نیو الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز خورشید مارکیٹ حیدری کراچی۔ فون 664-0231 664-3442
فیکس 6643299 (92-21)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 22- مئی-1995ء**

موسم خوشگوار ہے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے گورنر چوہدری الطاف حسین گزشتہ روز دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ان کی عمر ۶۰ سال سے زائد تھی۔ وہ دل کے پرانے مریض تھے۔ شام سات بجے کے قریب گھر پر ان پر دل کا دورہ پڑا ڈاکٹر کے آنے سے پہلے ہی وہ جاں بحق ہو گئے۔ گزشتہ چند ہفتے قبل وہ امریکہ میں اپنا علاج کروا کے آئے تھے جہاں ڈاکٹروں نے ان کی صحت کو تسلی بخش قرار دیا تھا۔

○ صدر مملکت نے مسٹر کمال اظفر کو سندھ کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ سابق گورنر مسٹر محمود اے ہارون نے وزیر اعلیٰ سے اختلافات کے باعث اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔ دونوں بڑوں کے درمیان خاصے عرصے سے اختلافات چلے آرہے تھے۔ وفاقی حکومت کی مداخلت کے باوجود دونوں کے اختلافات ختم نہ ہو سکے تھے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں اتفاق گروپ کے خلاف کیس کے وکلاء کے خلاف توہین عدالت کے کیس دوران ہنگامہ ہوا۔ ہائی کورٹ میں لاٹھی چارج کیا گیا۔ مسلم لیگ (ن) کے ۴ رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ وکلاء نے مقدمے کے سماعت کے لئے دو ماہ کی مہلت مانگ لی لیکن فل بینچ نے سماعت ۴ جون تک ملتوی کر دی۔

○ توہین عدالت کیس کے دوران خواتین سمیت کارکنوں کی بڑی تعداد احاطہ عدالت میں پہنچ گئی۔ پولیس نے عورتوں کو روکا تو نعرے بازی شروع ہو گئی۔ جس کی آواز کمرۂ عدالت تک آرہی تھی۔ کمرۂ عدالت میں بھی نعرے لگائے گئے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف کے خلاف ایک اور مقدمہ دائر کیا گیا ہے جس میں ان کو سات سال قید تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے وزارت عظمیٰ کے دوران اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے اپنے اہل خاندان کے صنعتی یونٹوں کو ۳۶ کروڑ روپے دلوائے۔ ان کو اس الزام میں سات سال کے لئے نااہل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

○ بلدیاتی الیکشن کے معاملے میں ہائی کورٹ نے حکومتی درخواست مسترد کر دی ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ ہم یہ سرٹیفکیٹ نہیں دے سکتے کہ حکومت نے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ ڈویژن بینچ کے فیصلے کے بعد ایڈووکیٹ جنرل نے درخواست واپس لے لی ہے۔

○ بلدیاتی اداروں کے سابق سربراہوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ہم بحال ہو گئے ہیں۔ آج چارج سنبھالیں گے۔ حکام کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ متعدد ضلع کونسلوں کے سابق سربراہوں نے دفاتر میں چارج سنبھالنے کے تار بھیج دیئے ہیں۔

○ کراچی میں آگ اور خون کا کھیل جاری ہے۔ مزید ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔ ۶ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ سڑکیں بلاک کر کے آگ لگائی گئی۔ متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ کراچی میں سنگین حالات سے ممتاز سماجی کارکن عبدالستار ایدھی دلبرداشتہ ہو گئے ہیں انہوں نے ۵۰ فیصد ایمبولینس گاڑیاں کھڑی کر دی ہیں۔ کئی سنٹر بند کر دیئے گئے ہیں۔ کراچی میں اندھا دھند فائرنگ سے ۲۳ افراد زخمی ہو گئے۔ سرکاری عمارتوں پر سخت پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ بیشتر علاقوں میں دکانیں اور کاروباری مراکز بند رہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ کراچی میں دہشت گردی میں ایم کیو ایم کے دونوں دھڑے اور سپاہ صحابہ ملوث ہے بھارت سے تربیت حاصل کر کے آنے والے بیشتر دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وارداتوں میں ملوث ۴۸ پولیس والوں کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج سیاست میں ملوث نہیں ہونا چاہتی اور نہ ہی ہم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین سے لندن جا کر بات چیت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی کے عوام پر ظلم بند کیا جائے۔ کراچی میں نئے سرے سے وارداتیں شروع ہونے کے بعد حکومت اپنی ناکامی کو تسلیم کرتے ہوئے فوراً مستعفی ہو جائے۔

○ بتایا گیا ہے کہ حالیہ وارداتوں کے بعد ایم کیو ایم کے خلاف کراچی میں وسیع پر آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ بات ایم کیو ایم کے انفارمیشن سیل نے بتائی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت زرعی ٹیکس کے لئے صوبوں پر دباؤ ڈالے۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے کسانوں کے لئے زرعی نظام کو باضابطہ بنانے کی غرض سے کمیشن قائم کیا جائے زراعت پر بھرپور توجہ دی جائے۔

○ واپڈا نے عالمی بینک کے دباؤ پر اور ۱۵ ارب روپے کے واجبات کی وصولی میں ناکامی پر بجٹ سے پہلے بجلی کے نرخوں میں ۱۰ فیصد تک اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کی نااہلی کے لئے اپوزیشن نے سپیکر پنجاب اسمبلی کے پاس ریفرنس جمع کروا دیا ہے ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے اسمبلی سیشن کے دوران گورنر کو بلدیاتی آرڈیننس کے نفاذ کا مشورہ دے کر غیر قانونی راستہ اختیار کیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ پنجاب میں اہم سڑکوں کے منصوبے بین الاقوامی معیار کے مطابق مکمل ہونگے۔


ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

ضرورت ہے
لاہور میں واقع ایک پیپر مل میں چار محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے کیمسٹری کے مضمون میں بی ایس سی (B.Sc) کیا ہو۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔
عمر ٹشو ملز
28-بک سنٹر- گارڈن ٹاؤن - لاہور
فون 042 - 7232380 - 7233690 فیکس 042-7233630

WIDEZONE
INTERNATIONAL COMPANY.

Pakistan Address:-
580 - A, G.M: Abad,
Faisalabad.
Tel: (92-41) 640231-640232.
Fax: (92-41) 610178 Res: 693590.

USA Address:-
6340 North leavit Street,
Chicago, IL 60659 U.S.A.
Tel: (312) 274-4849.
Fax: (312) 274-0156.

We handle turn key projects of the following order to any capacity asked by the customer:-

TURN KEY We design, manufacture, erect and commission the following projects on turn key:-

1. Edible Oil Plants.
2. Vegetable Ghee Plants. (Hydrogenated Oil).
3. Margarin Plants. (Table and Bakery Margarine).
4. Solvent Extraction Plants.
5. Soap Plant (Laundry).
6. Ice Making Plant.
7. Airconditioning Units.
8. Fabrication of Oil Storage Tanks and other machinery.

SUPPLY DIVISION We supply textiles and its made ups of the following orders:-

1. Plain woven cloth of any texture both 100% cotton & blended with man-made fibre, polyester, viscose, nylon etc.
2. Dyed and printed cloth.
3. Hosiery cloth.
4. Textile made-ups.
5. Bed Sheets and bed-covers.
6. Ladies and Children wears.
7. Shell shorts.
8. Shell jogging suits.
9. Bermuda shorts 100% cotton.
10. Working Gloves.
11. Surgical Bandages and Gauze.

GENERAL MERCHANDISE

1. Kitchen utensils.
2. Hunting knives.
3. Handicrafts.
4. Mosaic tiles.
5. Marble tiles.
6. Sanitary wares.
7. Bath room fittings.
8. Sports wears.